صفر کا مہینہ ہرگز منحوس نہیں



کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ و مامضی

صفر کا مہینہ ہر گز منحوس نہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین قیوم السّماوات والأرضین، مدبّر الخلائق أجمعین، باعث الرُّسل صلواته وسلامه علیهم إلی المکلّفین لهدایتهم وبیان شرائع الدین، بالدلائل القطعیة، وواضحات البراهین، أحمده علی جمیع نعمه، وأسأله المزید من فضله وکرمه، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شریك له الواحد القهار، الکریم الغفّار، وأشهد أنّ سیّدنا محمداً عبده ورسوله وحبیبه وخلیله أفضل المخلوقین، المکرم بالقرآن العزیز المعجزة المستمرّة علی تعاقب السنین، وبالسنن المستنیرة للمسترشدین سیدنا محمد المخصوص بجوامع الکلم وسماحة الدین صلوات الله وسلامه علیه وعلی سائر النبیین والمرسلین وآل کل وسائر الصالحین. أما بعد:

صفر کا مہینہ ہر گز منحوس نہیں

مَنحُوس کون؟

ایک بادشاہ اپنے وزیروں مُشیروں کے ساتھ دربار میں موجود تھا کہ کالے رنگ کے ایک آنکھ والے آدمی کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا، لوگوں کو شکایت تھی کہ یہ ایسا منحوس ہے کہ جو صبح سویرے اِس کی شکل دیکھ لیتا ہے اُسے ضرور کوئی نہ کوئی نُقصان اُٹھانا پڑتا ہے لہٰذا اِسے مُلک سے نکال دیا جائے۔ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد بادشاہ نے کہا: کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے میں خود تجربہ کروں گا اور کل صبح سب سے پہلے اِس کی صورت دیکھوں گا پھر کوئی دوسرا کام کروں گا۔ اگلے دن جب بادشاہ بیدار ہوا اور خوابگاہ کا دروازہ کھولا تو وہی ایک آنکھ والا آدمی سامنے کھڑا تھا۔ بادشاہ اس کو دیکھ کر واپس پلٹ آیا اور دربار میں جانے کے لئے تیار ہونے لگا۔ لباس تبدیل کرنے کے بعد جُونہی بادشاہ نے جوتے میں اپنا پاؤں ڈالا اُس میں موجود زہریلے بچھو نے ڈنک مار دیا۔ بادشاہ کی چیخیں بلند ہوئیں تو خدمت گار بھاگم بھاگ اس کے پاس پہنچے۔ زہر کے اثر سے بادشاہ کا سُرخ و سفید چہرہ نیلا پڑ چکا تھا، محل میں شور مچ گیا کہ "بادشاہ سلامت کو بچھو نے کاٹ لیا ہے۔" چند لمحوں میں وزیرِ خاص بھی پہنچ گئے، ہاتھوں ہاتھ شاہی طبیب کو طَلَب کر لیا گیا جس نے بڑی مَہارت سے بادشاہ کا علاج شروع کر دیا۔ جیسے تیسے کر کے بادشاہ کی جان تو بچ گئی لیکن اسے کئی روز بسترِ عَلالت پر گزارنا پڑے۔ جب طبیعت ذرا سنبھلی اور بادشاہ دربار میں بیٹھا تو ایک آنکھ والے آدمی کو دوبارہ پیش کیا گیا تا کہ اسے سزا سُنائی جائے کیونکہ شکایت کرنے والوں کا کہنا تھا کہ اب اس کے "منحوس "ہونے کا تجربہ خود بادشاہ سلامت کر چکے ہیں۔ وہ شخص

صفر کا مہینہ ہر گز منحوس نہیں

رو رو کر رحم کی فریاد کرنے لگا کہ مجھے میرے وطن سے نہ نکالا جائے۔ یہ دیکھ کر ایک وزیر کو اس پر رحم آگیا، اس نے بادشاہ سے بولنے کی اِجازت لی اور کہنے لگا: بادشاہ سلامت! آپ نے صبح صبح اس کی صورت دیکھی تو آپ کو بِچھو نے کاٹ لیا اس لئے یہ منحوس ٹھہرا لیکن معاف کیجئے گا کہ اِس نے بھی صبح سویرے آپ کا چہرہ دیکھا تھا جس کے بعد سے یہ اب تک قید میں تھا اور اب شاید اسے مُلک بدری (یعنی مُلک چھوڑنے) کی سزا سُنادی جائے تو ذرا ٹھنڈے دل سے غور کیجئے کہ منحوس کون؟ یہ شخص یا آپ؟ یہ سُن کر بادشاہ لاجواب ہو گیا اور ایک آنکھ والے کالے آدمی کو نہ صِرف آزاد کر دیا بلکہ اِعلان کروادیا کہ آئندہ کسی نے اس کو منحوس کہا تو اُسے سخت سزا دی جائے گی۔

کیا کوئی شخص منحوس ہوسکتا ہے؟

کسی شخص، جگہ، چیز یا وَقْت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں۔ **سیدی** اعلیٰحضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے اسی نوعیت کا **سُوال** کیا گیا کہ ایک شخص کے متعلق مشہور ہے اگر صبح کو اس کی منحوس صورت دیکھ لی جائے یا کہیں کام کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضَرور کچھ نہ کچھ دِقّت اور پریشانی اٹھانی پڑے گی اور چاہے کیسا ہی یقینی طور پر کام ہو جانے کا وُثُوق (اِعتماد اور بھروسہ) ہو لیکن ان کا خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ضَرور رُکاوٹ اور پریشانی ہوگی چنانچہ اُن لوگوں کو ان کے خیال کے مناسب ہر بار تجربہ ہوتا رہتا ہے اور وہ لوگ برابر اِس اَمْر (یعنی بات) کا خیال رکھتے ہیں کہ اگر کہیں جاتے ہوئے اس سے سامنا ہو جائے تو اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد یہ معلوم کر کے کہ وہ منحوس سامنے تو نہیں ہے! اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔ اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور طرزِ عمل کیسا ہے؟ کوئی قباحتِ شرعیہ تو نہیں؟ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے **جواب** دیا: **شرعِ مطہر** میں اس کی کچھ اصل نہیں، لوگوں کا وہم سامنے آتا ہے۔ شریعت میں حکم ہے: اِذَا تَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا یعنی جب کوئی شگونِ بدگمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔ (فتح الباری، کتاب الطب، باب الطیرۃ، ۱۱/۱۸۱، تحت الحدیث: ۵۷۵۴) وہ طریقہ محض ہندوانہ ہے مسلمانوں کو ایسی جگہ چاہیے کہ "اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ، وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ، وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ" (اے اللہ! نہیں ہے کوئی برائی مگر تیری طرف سے اور نہیں

ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پڑھ لے اور اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) پر بھروسا کر کے اپنے کام کو چلا جائے، ہرگز نہ رُکے، نہ واپس آئے۔ وَاللہ تعالیٰ اَعْلَمُ (فتاویٰ رضویہ، 641/29 ملخصًا)

ماہِ صفر کو منحوس جاننا کیسا؟

نُحوست کے وہمی تصورات کے شکار لوگ ماہِ صفر کو مصیبتوں اور آفتوں کے اُترنے کا مہینہ سمجھتے ہیں خصوصا اس کی ابتدائی تیرہ تاریخیں جنہیں "تیرہ تیزی" کہا جاتا ہے بہت منحوس تصوُّر کی جاتی ہیں۔ وہمی لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ صفر کے مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہئے نقصان کا خطرہ ہے، سفر کرنے سے بچنا چاہئے ایکسیڈنٹ کا اندیشہ ہے، شادیاں نہ کریں، بچیوں کی رخصتی نہ کریں گھر برباد ہونے کا امکان ہے، ایسے لوگ بڑا کاروباری لین دین نہیں کرتے، گھر سے باہر آمد و رفت میں کمی کر دیتے ہیں، اس گمان کے ساتھ کہ آفات نازل ہو رہی ہیں اپنے گھر کے ایک ایک برتن کو اور سامان کو خوب جھاڑتے ہیں، اسی طرح اگر کسی کے گھر میں اس ماہ میں میت ہو جائے تو اسے منحوس سمجھتے ہیں اور اگر اس گھرانے میں اپنے لڑکے یا لڑکی کی نسبت طے ہوئی ہو تو اس کو توڑ دیتے ہیں۔ تیرہ تیزی کے عنوان سے سفید چنے (کابلی چنے) کی نیاز بھی دی جاتی ہے۔ نیاز فاتحہ کرنا مُسْتَحَب و باعثِ ثواب ہے اور ہر طرح کے رزقِ حلال پر ہر ماہ کی ہر تاریخ کو دی جا سکتی ہے لیکن یہ سمجھنا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دی اور سفید چنے پکا کر تقسیم نہ کئے تو گھر کے کمانے والے افراد کا روزگار متاثر ہو گا، یہ بے بنیاد خیالات ہیں۔

عربوں میں ماہِ صفر کو منحوس سمجھا جاتا تھا

دورِ جاہلیت (یعنی اسلام سے پہلے) میں بھی ماہِ صفر کے بارے میں لوگ اسی قسم کے وہمی خیالات رکھا کرتے تھے کہ اس مہینے میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں، چنانچہ وہ لوگ ماہِ صفر کے آنے کو منحوس خیال کیا کرتے تھے۔ (عمدۃ القاری، 110/7 مفہوماً)

عرب لوگ حُرمت کی وجہ سے تین ماہ، ذُوالقعدۃ، ذُوالحجہ اور مُحرَّم میں جنگ و جَدَل اور لُوٹ مار سے

صفر کا مہینہ ہر گز منحوس نہیں

باز رہتے اور انتظار کرتے کہ یہ پابندیاں خَتم ہوں تو وہ نکلیں اور لوٹ مار کریں لہٰذا صفر شروع ہوتے ہی وہ لوٹ مار، رہزنی اور جنگ وجدل کے ارادے سے جب گھروں سے نکلتے تو انکے گھر خالی رہ جاتے، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے: ''صَفَر الْمَکَان(مکان خالی ہو گیا)''۔ جب عربوں نے دیکھا کہ اس مہینے میں لوگ قتل ہوتے ہیں اور گھر برباد یا خالی ہو جاتے ہیں تو انہوں نے اس سے یہ شگون لیا کہ یہ مہینہ ہمارے لئے منحوس ہے اور گھروں کی بربادی اور ویرانی کی اصل وجہ پر غور نہیں کیا، نہ اپنے عمل کی خرابی کا احساس کیا اور نہ ہی لڑائی جھگڑے اور جنگ وجدال سے خود کو باز رکھا بلکہ اس مہینے کو ہی منحوس ٹھہرا دیا۔

صفر کچھ نہیں

ہمارے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صفر المظفر کے بارے میں وہمی خیالات کو باطِل قرار دیتے ہوئے فرمایا: **''لَاصَفَرَ''صفر کچھ نہیں**۔ (بخاری، کتاب الطب، باب الجذام ۴/۲۴، حدیث: ۵۷۰۷)

محقق علی الاطلاق حضرت علامہ مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: عوام اسے (یعنی صفر کے مہینے کو) بلاؤں، حادثوں اور آفتوں کے نازل ہونے کا وَقْت قرار دیتے ہیں، یہ عقیدہ باطِل ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ **(اشعۃ اللمعات (فارسی)، 664/3)**

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی لکھتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاًماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس (یعنی نُحوست والی) مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ ''صفر کوئی چیز نہیں''یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غَلَط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینہ کو بھی بہت لوگ بُرا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں یہ بھی غَلَط ہے اور ہر ماہ میں 3، 23، 13، 8، 18، 28 (تاریخ) کو منحوس جانتے ہیں یہ بھی لَغْو (یعنی بے کار) بات ہے۔ (بہار شریعت، 659/3)

کوئی دن منحوس نہیں ہوتا

علامہ سید محمد امین بن عمر بن عبد العزیز شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی لکھتے ہیں: علامہ حامد آفندی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی سے سُوال کیا گیا: کیا بعض دن منحوس یا مبارک ہوتے ہیں جو سفر اور دیگر کام کی صلاحیت نہیں رکھتے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جو شخص یہ سُوال کرے کہ کیا بعض دن منحوس ہوتے ہیں اس کے جواب سے اِعراض کیا جائے اور اس کے فعل کو جہالت کہا جائے اور اس کی مذمت بیان کی جائے، ایسا سمجھنا یہود کا طریقہ ہے، مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے جو اللہ تعالی پر توکُّل کرتے ہیں۔(تنقیح الفتاوی الحامدیہ، 367/2)

کوئی وَقْت بَرَکت والا اور عظمت و فضیلت والا تو ہو سکتا ہے جیسے ماہِ رمضان، ربیع الاول، جمعۃ المبارک وغیرہ مگر کوئی مہینہ یا دن منحوس نہیں ہو سکتا۔ مراٰۃُ المناجیح میں ہے: اسلام میں کوئی دن یا کوئی ساعت منحوس نہیں ہاں بعض دن بابرکت ہیں۔(مراۃ المناجیح، 484/5) تفسیر رُوح البیان میں ہے: صفر وغیرہ کسی مہینے یا مخصوص وَقْت کو منحوس سمجھنا دُرُست نہیں، تمام اوقات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں۔ جس وَقْت میں بندۂ مومن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و بندگی میں مشغول ہو وہ وَقْت مبارک ہے اور جس وَقْت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرے وہ وَقْت اس کے لئے منحوس ہے۔ درحقیقت اصل نُحوست تو گناہوں میں ہے۔(تفسیر روح البیان، 428/3)

ماہِ صفر بھی دیگر مہینوں کی طرح ایک مہینہ ہے جس طرح دوسرے مہینوں میں رب عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم کی بارشیں ہوتی ہیں اس میں بھی ہو سکتی ہیں، اسے تو صَفَرُ الْمُظَفَّر کہا جاتا ہے یعنی کامیابی کا مہینہ، یہ کیونکر منحوس ہو سکتا ہے؟ اب اگر کوئی شخص اس مہینہ میں احکامِ شرع کا پابند رہا، نیکیاں کرتا اور گناہوں سے بچتا رہا تو یہ مہینہ یقیناً اس کے لئے مبارک ہے اور اگر کسی بدکردار نے یہ مہینہ بھی گناہوں میں گزارا، جائز ناجائز اور حرام حلال کا خیال نہ رکھا تو اس کی بربادی کے لئے گناہوں کی نُحوست ہی کافی ہے۔ اب ماہِ

صفر کا مہینہ ہر گز منحوس نہیں

صفر ہو یا کسی بھی مہینے کا سیکنڈ، منٹ یا گھنٹہ ! اگر اُسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو یہ اس کی شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے۔

صفر المظفر کا آخری بدھ منانا

صَدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی لکھتے ہیں: ماہ صفر کا آخر چہار شنبہ (بُدھ) ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے، لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، سیر و تفریح و شکار کو جاتے ہیں، پُوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس روز غسلِ صحت فرمایا تھا اور بیرونِ مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں بلکہ ان دنوں میں حضور اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مرض شدت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلافِ واقع ہیں۔ اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں۔ (بہار شریعت، 659/3)

صفر کے مہینے میں پیش آنے والے چند تاریخی واقعات

☆صفر المظفر پہلی ہجری میں حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور خاتونِ جنت حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔ (الکامل فی التاریخ، 12/2) ☆صفر المظفر سات ہجری میں مسلمانوں کو فتحِ خیبر نصیب ہوئی۔ (البدایۃ والنہایۃ، 392/3) ☆ سیفُ اللہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عاص اور حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن طلحہ عبدری رضی اللہ تعالٰی عنہم نے صفر المظفر آٹھ ہجری میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ (الکامل فی التاریخ، 109/2) ☆ مدائن (جس میں کسریٰ کا محل تھا) کی فتح صفر المظفر سولہ ہجری ہی کے مہینے میں ہوئی۔ (الکامل فی التاریخ، 357/2)

(یہ مواد المدینۃ العلمیہ کی کتاب بدشگونی سے لیا گیا ہے)

کیا اب بھی آپ صفر کو منحوس جانیں گے؟ یقیناً نہیں

دُعا

اے اللہ عزوجل ! ہم تجھ سے تیری رضا اور جنت چاہتے ہیں اور اس قول و عمل کا سوال کرتے ہیں جو ہمیں ان دونوں کے قریب کر دے۔ ہم تیری نعمتوں کا اقرار اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ تو اپنے عفو و کرم سے ہماری کوتاہیاں معاف فرما۔ اور اپنے فضل سے ہماری لغزشیں معاف فرما اور اے تمام جہانوں کے پالنے والے ! ہمیں اپنے مخلص بندوں میں شامل فرما۔''

وصل اللهم علی اشرف خلقک محمد عبدک ورسولک وصفیک
وحبیبک وخلیلک وعلی اله وصحبه اجمعین وسلم تسلیما کثیرادائما ابداالی یوم الدین۔
تمت بالخیر والحمد لله رب العالمین

طالبِ دعا: سید کامران عطاری مدنی عفی عنه

Whats App Num For IslamicPosts

00923155322470

سید کامران عطاری مدنی
کے چند مزید رسالے

1 63 حکایات و واقعات 2 تہجد گزاروں کے واقعات

3 ارشاداتِ اعلیٰ حضرت

4 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ حکایات و واقعات

5 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ فتاوی رضویہ کی عبارات

6 آیتِ درود اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

7 لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں 8 حضرت حاتم اصم کے واقعات

9 فضائلِ درودِ پاک 10 عقلمندوں کے لیے نصیحتوں کے مدنی پھول

11 حکایاتِ احیاء العلوم 12 کثرت سے مطالعہ کرنے والے بزرگوں کے واقعات

13 علمِ غیبِ مصطفیٰ قرآنی آیات و تفاسیر کی روشنی میں

14 آیاتِ احکام ماخوذ از تفسیر صراط الجنان 15 حکایاتِ روح البیان

16 حیاتِ انبیاء پہ عمدہ دلائل 17 سود کی تباہ کاریاں

18 امام اعظم کی ذہانت کے 200 واقعات

19 صفر کا مہینہ ہرگز منحوس نہیں

ان شاء اللہ عنقریب آنے والے رسالوں کے نام

1 شانِ ولی 2 توسل پہ عمدہ دلائل

3 خدمتِ والدین کا صلہ

4 حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی ۱۱۱ نصیحتیں

5 توثیقِ آئمہ اربعہ 6 حفظِ قرآن کے فضائل

7 عدمِ سایہ پہ عمدہ دلائل



/FIQHIMASAIL2526 /SYEDKAMRAN786

+923169168614 /IAMKAMRANMADANI